Fikr-o-Nasar (Islamabad) 21:9 (1984)

رسول اکرمؐ کی معاشی تعلیمات پر ایک نظر

خالد علوی

رسول اکرم ﷺ کی بعثت تاریخ انسانی کا ایک انقلاب آفرین واقعہ ہے۔ یہ انقلاب ہمہ گیر و ہمہ پہلو ہے ۔ آپ نے حیات انسانی کے ہر شعبے میں اصلاح و تطہیر کا پروگرام دیا ۔ انفرادی سیرت کی پختگی ، اجتماعی زندگی کا استحکام ، سیاسی اداروں کا استقلال اور معاشی جدوجہد کی پاکیزگی کے اصول و ضوابط آپ کی سیرت و تعلیمات میں دیکھے جا سکتے ہیں ۔ نبی کریمؐ کی سیرت و تعلیمات کی روشنی میں یہ واضح ہوتا ہے کہ حیات انسانی ایک کل ہے جسے ٹکڑوں میں تقسیم کر کے الگ الگ نہیں زیر بحث لایا جا سکتا ۔ دور حاضر کے معاشی نظاموں اور فلسفوں کی یہی خرابی ہے کہ انہیں زندگی کی بنیادی قدروں سے علیحدہ کر کے بیان کیا جاتا ہے۔آنحضور ﷺ نے معاشی زندگی کے بارے میں جو اصول و قواعد عطا کئے ہیں وہ ایک مکمل نظام معیشت کی تشکیل و تنفیذ کے لئے بہترین اساس فراہم کرتے ہیں ۔ اس وقت ان تمام اصولوں کا ذکر مقصود نہیں صرف ایک پہلو پر توجہ مرکوز کی جائے گی اور وہ ہے معاشی جدوجہد کی پاکیزگی ۔

معاشی جدوجہد میں سب سے اہم بات وسائل معیشت کا حصول ہے صرف دولت اور تقسیم دولت گو ایک اعتبار سے پیدائش دولت سے متعلق ہیں لیکن اس جدوجہد کی حقیقی بنیاد پیدائش دولت یا وسائل دولت کا حصول ہے ۔ رسول اللہ صلعم نے ربانی رہنمائی میں وہ اصول طے کر دیئے جن پر ساری معاشی جدوجہد کی تنظیم ہوتی ہے ہم اسے قرآن پاک کی ان نصوص سے شروع کرتے ہیں ۔ ارشاد خداوندی ہے ۔

و لا تمدن عینیک الی ما متّعنابه ازواجاً منهم زهرة الحیوة الدنیا لنفتنهم فیه

و رزق ربک خیراً و ابقی ۔ (۱)

,,اور نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھو دنیوی زندگی کی اس شان و شوکت کو جو ہم نے ان میں سے مختلف لوگوں کو دے رکھی ہے وہ تو ہم نے انہیں آزمائش میں ڈالنے کیلئے دی ہے ۔ اور تیرے رب کا دیا ہوا رزق حلال ہی بہتر ہے اور پائندہ تر ہے ۔،،

رزق کا ترجمہ ہم نے رزق حلال کیا ہے ، کیونکہ اللہ نے کہیں بھی حرام مال کو رزق رب سے تعبیر نہیں فرمایا ہے ۔ مطلب یہ ہے کہ تمہارا اور تمہارے ساتھی اہل ایمان کا یہ کام نہیں ہے کہ یہ فساق و فجار ناجائز طریقوں سے دولت سمیٹ کر اپنی زندگی میں جو ظاہری چمک دمک پیدا کر لیتے ہیں ، اس کو تم لوگ رشک کی نگاہ سے نہ دیکھو ۔ یہ دولت اور یہ شان و شوکت تمہارے لئے ہر گز قابل رشک نہیں ہے ۔ جو پاک رزق تم جائز ذرائع سے کماتے ہو وہ خواہ کتنا ہی تھوڑا ہو ، راست باز اور ایماندار آدمیوں کیلئے وہی بہتر ہے اور اس میں وہ بھلائی ہے جو دنیا سے آخرت تک برقرار رہنے والی ہے (۲) ۔

واللہ یرزق من یشاء بغیر حساب (۳)

اللہ جسے چاھتا ہے بےحساب دیتا ہے ۔

ویکانّ اللہ یبسط الرزق لمن یشاء من عبادہ و یقدر (۴)

افسوس ہم بھول گئے تھے کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس کا رزق چاھتا ہے کشادہ کرتا ہے اور جسے چاھتا ہے نپا تلا دیتا ہے ۔

یعنی اللہ کی طرف سے رزق کی کشادگی یا تنگی جو کچھ بھی ہوتی ہے اسکی مشیت کی بناء پر ہوتی ہے اور اسکی مشیت میں اسکی کچھ دوسری مصلحتیں کار فرما ہوتی ہیں ۔ کسی کو زیادہ رزق دینے کے معنی لازماً یہی نہیں ہیں کہ اللہ اس سے بہت خوش ہے اور اسے انعام دے رہا ہے ۔

بسا اوقات ایک شخص اللہ کا نہایت مغضوب ہوتا ہے مگر وہ اسے دولت عطا کرتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ آخر کار یہی دولت اس کے اوپر اللہ کا سخت عذاب لے آتی ہے اس کے برعکس اگر کسی کا رزق تنگ ہے تو اس کے معنی لازماً یہی نہیں ہیں کہ اللہ اس سے ناراض ہے اور اسے سزا دے رہا ہے ۔ اکثر نیک لوگوں پر تنگی اس کے باوجود رہتی ہے کہ وہ اللہ کے محبوب ہوتے ہیں

بلکہ بارھا یہی تنگی ان کیلئے خدا کی رحمت ہوتی ہے ۔ اس حقیقت کو نہ سمجھنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آدمی ان لوگوں کی خوشحالی کو رشک کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو دراصل خدا کے غضب کے مستحق ہوتے ہیں (۵) ۔

رزق کی کمی بیشی کے اس تصور سے یہ نتیجہ اخذ کرنا درست نہیں کہ انسان کو معاشی جدوجہد ترک کر دینی چاہئیے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ اور آپ کی تعلیمات ہمیں بھر پور معاشی جدوجہد کی طرف دعوت دیتی ہیں ۔ آپ کو قبل از نبوت فکر معاشی ہوئی تو آپ نے شغل تجارت اختیار فرمایا ، متعدد تجارتی سفر کئے (٦) جن میں شام ، بصرہ اور یمن کے سفر مشہور ہیں ۔ عرب میں مختلف مقامات پر جو بازار قائم تھے ۔ جباشہ کا ذکر ابن سید الناس نے کیا ہے (۷) ۔ نبی اکرمؐ کی اخلاقی شہرت کی وجہ سے حضرت خدیجہؓ نے آپ کو شراکت پر تجارتی کام کے لئے آمادہ کیا اور آپ کو بیرون ملک اسفار پر بھیجا ۔ حدیث و سیرت کی کتابوں میں ان سفروں کی تفصیلات موجود ہیں (۸) ۔ آپ نے بطور تاجر اندرون ملک اور بیرون ملک کام کیا ، شراکت بھی کی اور مختلف لوگوں سے کاروباری معاملات بھی کئے (۹) اس طرح اعلان نبوت سے پہلے آپ کی حیات طیبہ میں ایک بھرپور معاشی جدوجہد نظر آتی ہے ۔ فرائض نبوت کے باعث آپ کو ہمہ وقتی کارکن کے طور پر کام کرنا پڑا اور معاشی جدوجہد کیلئے وقت میسر نہ آیا ۔ آپ کے عمل اور ارشادات سے واضح ہوتا ہے کہ وسائل رزق کے حصول کے لئے پوری جدوجہد کرنی چاہئیے اور دوسروں پر بوجھ نہیں بننا چاہئیے ۔ کتب حدیث میں حضور اکرمؐ کے وہ ارشادات موجود ہیں جن میں اس طرز عمل کی مذمت کی گئی ہے جس سے انسان معاشی تگ و دو کی بجائے دوسروں کی امداد پر گذر بسر کرنے کا عادی ہو جاتا ہے ۔ پیشہ ور سائلوں کے بارے میں عبداللہ بن عمر کی بروایت یہ الفاظ منقول ہیں ۔

قال رسول اللہ ما یزال الرجل یسئال الناس حتی یاتی یوم القیامہ لیس فی وجھہ مضغۃ لحم ۔ متفق لیہ (۱۰) ۔

رسول اللہ نے فرمایا کہ ایک شخص سوال کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ قیامت کو اس طرح آئے گا کہ اسکے چہرے پر گوشت کا کوئی حصہ نہیں ہو گا ۔

معاشی کفالت کے لئے سوال کرنے والوں کے بارے میں حضور کا طرز عمل اسی انصاری کے واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے جسے ابو داؤد اور ابن ماجہ نے نقل کیا ہے ۔ اس واقعہ سے جہاں سوال کے بارے میں منشاء نبوت کا پتہ چلتا ہے وہاں معـــاشی جدوجہد کی اہمیت بھی واضح ہوتی ہے ۔

عن انس ان رجلاً من الانصاراتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسئالہ فقال اما فی بیتک شی فقال بلی حلس نلبس بعضۃ ونبسط بعضہ وقعب نشرب فیہ من الماء قال ائتنی بھما فاتاہ بھما فاخذھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ وقال من یشتری ھذین قال رجل انا اخذھما بدرھم قال من یزید علی درھم مرتین او ثلاثا قال رجل انا اخذھما بدرھمین فاعطاھما ایاہ فاخذ درھمین فاعطاھما الانصاری وقال اشتر باحدھما طعاما فانبذہ الی اھلک واشتر بالاخر قدوما فائتنی بہ فــاتاہ بـہ فشد فیہ رسـول اللہ صـلی اللہ علیہ وسلم عودا بیدہ ثم قال اذھب فــاحتطب وبع ولا ارینک خمسۃ عشر یوما فذھب الرجل یحتطب و یبیع فجاءہ وقد اصاب عشرۃ دراھم فاشتری ببعضھا ثوبا و ببعضھا طعاماً فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا خیریک من ان تجئی المسئلۃ نکتۃ فی وجھک یوم القیمۃ ان المسئلۃ لاتصلح الا لثلثۃ لذی فقر موقع او لذی غرم مقطع او لذی دم موجع .

انس سے یہ روایت ہے کہ ایک انصاری نبیؐ کے پاس آیا ۔ وہ آپ سے سوال کرتا تھا ۔ آپ نے فرمایا تیرے گھر میں کوئی چیز ہے ؟ ۔ کہا ہاں ٹاٹ ہے اس کا کچھ حصہ ھـــم پہنتے ہیں اور کچھ بچھاتے ہیں اور ایک پیالہ ہے جس میں ہم پانی پیتے ہیں آپ نے فرمایا دونوں چیزیں مـــیرے پاس لاؤ ۔ وہ دونوں چیزیں آپ کے پاس لے آیا ۔ رســـول اللہؐ نے ان کو اپنے ہاتھ میں لیا اور فرمایا ان دونوں کو کون خریدتا ہے ۔ ایک آدمی نے کہا میں یہ دونوں ایک درہم میں خریدتا ہوں ۔ آپ نے فرمایا ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے ۔ دو یا تین مـــرتبہ اس طرح فرمایا ۔ ایک آدمی نے کہا میں دو درہم دیتا ہوں ۔ آپ نے دونوں اســـکو دے دیں اور اس سے دو درہم لے لئے اور انصاری کو دیکر فرمایا ایک درھـــم کا کھانا وغیرہ خـــرید لو اور اپنے گھر والوں کو دیدو اور دوسرے درہم کا تیشہ خرید کر مـــیرے پاس لاؤ ۔ وہ لایا تو رسول اللہؐ نے اپنے دست مبارک سے اس میں لکـــڑی ٹھونک دی اور فرمایا جاؤ لکڑیاں جا کر

بیچا کرو۔ میں پندرہ دن تمہیں نہ دیکھوں۔ وہ آدمی گیا ، لکڑیاں لاتا ، انکو بیچتا ۔ اسکو دس درہم ملے ، اس نے چند درہم کا کپڑا خریدا اور کچھ کھانا خریدا ۔ رسول اللہ نے فرمایا یہ تیرے لئے بہتر ہے اس بات سے کہ قیامت کے دن سوال تیرے چہرے پر برا نشان ہو ۔ سوال کرنا ، تین شخصوں کے سوا کسی کے لئے جائز نہیں ۔ ایسا محتاج جسکی بیچارگی نے اسے زمین پر ڈال رکھا ہو ، ایسا شخص جس کے ذمہ بھاری قرض ہے جسے وہ اتار نہیں سکتا یا خون والے کے لئے جو مجرم بن جائے ۔

جس طرح معاشی جدوجہد فرد کی عزت نفس کی محافظ ہے اسی طرح قوموں کی بھی کیونکہ دست سوال دراز کرنے سے انسان کی آبرو ختم ہو جاتی ہے اور ذلت و رسوائی اسکا مقدر بن جاتی ہے ۔ حضورؐ نے خود بھی محنت کی اور مسلمانوں کو بھی محنت پر آمادہ کیا تاکہ معاشی خوشحالی میسر آ سکے ۔ دوسری اہم بات جس کی طرف آپ نے توجہ دلائی وہ معاشی جدوجہد کی پاکیزگی ہے ۔ آپ نے اسی خواھش کا اظہار کیا کہ انسان تمام معاشی سرگرمیوں میں پاک اور ناپاک کا امتیاز کرے ، جائز و ناجائز کا فرق کرے ، تمتع اور انتفاع صرف حلال و طیب تک محدود رکھے اور اسی میں حد اعتدال سے تجاوز نہ کرے ۔ (۱۲) ۔ آپ اپنی عملی زندگی میں کسی ایسے فعل کے مرتکب نہیں ہوئے جو غیر پاکیزہ ہو ۔ اپنے کاروباری ایام میں صداقت ، امانت ، اور ایفاء عہد کی مثالیں قائم کیں ۔ نبوت سے پہلے جن لوگوں سے تجارت میں آپ کا سابقہ تھا وہ اسکے شاھد ھیں ۔ سائب جب مسلمان ھو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو لوگوں نے ان کی تعریف کی تو آپ نے فرمایا ، " انی اعلکم بتی بہ ، " میں ان کو تم سے زیادہ جانتا ہوں ۔ اس پر سائب نے کہا ، " صدقت بابی و امی کنت شریکی فنعم الشریک کنت لا تداری ولا تماری ، " (۱۳) ۔ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں ، آپ نے سچ کہا ۔ آپ میرے شریک تجارت تھے کتنے اچھے شریک تھے ، نہ کھینچا تانی کرتے اور نہ جھگڑا کرتے ۔ ایک اور صحابی قیس بن سائب بھی آپ کے شریک تجارت تھے اور وہ بھی انھی الفاظ میں آپ کے حسن معاملہ کی شہادت دیتے ھیں ۔ (۱۴) ۔ آپ کی دیانت و امانت تو ایک مسلمہ حقیقت تھی ۔ حجر اسود کے مسئلہ پر حضور کو دیکھتے ھی جو آواز

اٹھی وہ الصادق' الامین کی تھی ۔ (۱۵) حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ اپنے ہر خطبے میں فرمایا کرتے تھے ۔

لا دین لمن لا عھد لہ (۱٦) ۔ جس میں عہد نہیں اس میں ایمان نہیں ۔ ،

آپ نے اپنے متبعین کو حلال و حرام کے امتیاز کا شعور عطا کیا قرآنی آیات اور نبوی احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمان اپنی معاشی جدوجہد میں حلال و حرام کی تمیز کئے بغیر نہیں چل سکتا ۔ یہی ایک بنیادی فرق ہے جو ایک مسلم اور غیر مسلم کی معاشی سرگرمیوں کو الگ کرتا ہے ۔ ارشاد باری تعالی ہے ۔

یا ایھا الذین آمنو لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارة عن تراض منکم ولاتقتلوا انفسکم ان اللہ کان بکم رحیما (۱۷)

"اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کا مال باطل طریقوں سے نہ کھاؤ مگر یہ کہ باھمی رضامندی سے تجارت کا معاملہ ہو ۔ اور نہ قتل کرو اپنی جانوں کو ۔ بے شک اللہ تمہارے ساتھ رحم کا برتاؤ کرنے والا ہے ۔

ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل تدلوا بھا الی الحکام لتاکلوا فریقاً من اموال الناس بالاثم وانتم تعلمون ۔ (۱۸)

اور آپس میں ایک دوسرے کے مال باطل طریقوں سے نہ کھاؤ اور نہ ان کو حکام کے سامنے پیش کرو تاکہ کھا جاؤ جانتے بوجھتے لوگوں کے مال گناہ کے ساتھ ۔

حکام کے سامنے پیش کرنے سے مراد دوسرے کے مال کی ملکیت کا جھوٹا دعوی لیکر حاکموں کے پاس جانا بھی ہے اور حکام کو رشوت دے کر دوسرے کی ملکیت پر غاصبانہ قبضہ کرنا بھی ۔ (۱۹) ۔ جس طرح قرآن پاک نے کسب حرام کے ذرائع واضح کر دیئے اسی طرح رسول اللہ نے مال حرام کی وہ تمام تفاصیل بیان فرما دیں جو مسلمان کی معاشی جدوجہد کو ناپاک کر دیتی ہیں ۔ مثلاً آپ نے تجارت کے وہ تمام طریقے ممنوع قرار دیئے جن میں فریب اور دروغ کا عنصر شامل ہے ۔

عن ابی ھریرة قال نھی رسول اللہ عن بیع الحصاة و بیع الغرر (رواہ مسلم) (۲۰) ۔

رسول اللہ نے فریب کے معاملہ کو بھی حرام قرار دیا اور کنکر پھینک کر کسی شے کی خریداری کو بھی ۔

عن واثله بنی الا سقع قال سمعت رسول اللہ یقول ، من باع عیباً لم ینبه لــم یزل فی مقت اللہ اور لم تزل الملائکۃ تلعنه (ابن ماجه) (۲۱)

واثله بن اسقع یه کہتے ھیں که میں نے رسول اللہ کو یه فرماتے ســنا که جو شخص عیب دار چیز کو بیچے اور اسکے عیب کو ظاھر نه کرے ، وہ ھمیشه غضب الہی کا شکار رھتا ھے اور فرشتے ھمیشه اس پر لعــنت بھیجتے ھیں ۔

معاشی جدوجہد میں ایسا کاروبار ممنوع قرار دیا جو احکام اسلامی کے مطابق نہیں ، مثلاً شراب ، خنزیر اور بت وغیرہ ۔ جابر کہتے ھیں ۔

انه سمع رسول اللہ ویقول عام الفتح وھو بمکـة ، ان اللہ و رسوله حرم بیع الخمر والمیتة و الخنزیر و الاصـام فقیل یا رسول اللہ ارائت شحــوم فانها تطلی بھـا السفن وبدھن بھما الجلود ، یستصبح) الناس تقال لا ھو حـرام یثم قال عند ذالک قاتل اللہ الیھود ان اللہ لما حرم شحومھا اجملوہ ثم باعوہ فاکلوا ثمنه ، متفق علیه (۲۲) ۔

انھوں نے رسول اللہ کو فتح کے سال جب وہ مکه میں تھے یه کہتے سنا که اللہ اور اسکے رسول نے شراب مردار ، سؤر اور بتوں کا بیچنا حرام قرار دیا ھے ۔ سوال کیا گیا که مردار کی چربی کے بارے میں کیا رائے ھے ۔ وہ کشتیوں پر ملی جاتی ھے اور چمڑوں کو اس سے چکنا کیا جاتا ھے ۔ اور لوگ اس سے روشنی کــرتے ھیں ، آپ نے فرمایا اس سے نفع اٹھانا جائز نہیں وہ حرام ھے ۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا ، اللہ تعالی یہود پر لعنت کرے ، جب اللہ تعالی نے مردار کی چربی کو حرام قرار دیا تو چربی پگھلاتے ، بیچ ڈالتے اور اسکی قیمت کھا جاتے ۔

کاروبار کے کچھ ایسے طریقے بھی ھیں جــو اسے غیر اســلامی اور غیر انســانی بنــا دیتے ھیں ، شریعت میں اسے فــاسد کا نام دیا گیا ھے ۔ تجارت میں جھوٹ ، ناپ تول کی کمی بیشی ، دھوکه و فریب ، سود' بد دیانتی ، ذخیرہ اندوزی ، نفع خوری وغیرہ کی تمــام صورتوں کو ناجائز قرار دیا ۔ اور مسلمانوں کو یه حــکم دیا که وہ اپنے کاروبار کو ان امــور سے پاک رکھیں ۔ حضورؐ کے ارشادات سے واضح ھوتا ھے که تجارت کی راستی اور پاکیزگی کی طرف آپ خصوصی توجه فرمــاتے ۔ باوجود یکــه آپ کے نزدیک بازار ایک اچھی جگه نه

تھی (٢٣) ۔ لیکن آپ وھاں تشریف لے جاتے اور غلے اور دیگر مال کا معائنہ فرماتے تاکہ مسلمانوں کی مارکیٹ میں دھوکہ بازی ، اور بد دیانتی نہ ھو ۔ معاشی معاملات میں پاکیزگی کے لئے جھوٹی قسموں سے منع فرمایا ۔

عن ابی قتادہ قال رسول اللہ ، ایاکم و کثرۃ الحلف فی البیع فانه ینفق ثم یمحق (رواہ مسلم (٢٤)

ابو قتادہ کہتے ھیں رسول اللہ نے فرمایا کہ تمھیں خرید و فروخت میں زیادہ قسموں سے بچنا چاھئیے کیونکہ ایسا شخص ایک طرف خرچ کرتا ھے تو دوسری طرف مٹا دیتا ھے ۔

اسی طرح آپ نے احتکار و اکتناز سے منع فرمایا ۔ احتکار کے معنی یہ ھیں کہ غلہ اور دوسری اشیاء ، محصور و محدود کر لی جائیں اور پورا معاشرہ اس سے استفادہ نہ کر سکے ۔ اور اکتناز کے معنی یہ ھیں کہ دولت کے عظیم الشان خزانے افراد کے پاس جمع ھو جائیں اور اسکی تقسیم و گردش کی کوئی سبیل نہ ھو ۔ آپ نے ان دونوں کے خلاف پابندی عائد کی ۔

عن عمر ، عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال ، الجالب مرزوق والمحتکر ملعون (٢٥)

حضرت عمر کہتے ھیں کہ نبی صلی اللہ علیه وسلم نے فرمایا تاجر کو خدا کی طرف سے رزق دیا جاتا ھے اور غلہ کو گرانی سے روکنے اور بند کرنے والا ملعون ھے ۔

عن ابن عمر ، قال رسول اللہ ، من احتکر طعاماً اربعین یوم یرید به الغلاء فقد برئی من اللہ و بری اللہ منه (٢٦) ۔

ابن عمر کہتے ھیں کہ نبی کا ارشاد ھے کہ جو شخص گرانی کے خیال سے غلہ کو چالیس دن بند رکھے ، اس نے اللہ کے عہد کو توڑا اور اللہ بھی اس سے بیزار ھو گیا ۔

قرآن پاک میں اکتناز پر جامع تبصرہ کیا گیا ھے ۔

والذین یکنزون الذھب والفضة ولاینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم ، یوم یحمی علیھا فی نار جھنم فتکوی بھاجباھھم و جنوبھم و ظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون ۔ (٢٧) ۔

اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ھیں اور اسکو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ۔ آپ ان کو درد ناک عذاب کی خبر دیں جس

دن اس مال کــو جنهم کی آگ میں گــرم کیا جــائے گا اور پھر اسکے
ساتھ انکی پیشانیاں ، اور انکے پہــلو اور انکی پیٹھیں داغی جائیں گی۔
یہ وہ ھے جــو تم نے اپنے لئے جمــع کیا تھــا ســو اسکا مــزہ چکھو
جــو تم جمع کرتے تھے ۔

معاشی جدوجہد کی پاکیزگی کے لئے آپ نے وہ تمــام راستے مســدود کئے جــن سے حــرام مــال آ ســکتا ھے ۔ رشــوت لینے والے کو ملعــون قــرار دیا ، ســودی کاروبار کو ممنوع ٹھہرایا اور ظلم و استحصال کے ذرائع بنــد کئے اور قناعت کا درس دیا تاکہ ناجائز ذرائع سے دولت حــاصــل کرنے کا جذبہ نہ پروان چڑھے ۔ آپ نے جس معیــار زندگی کو اختیار کیــا وہ پــوری مســلم مــلت کے لئے نمونہ کی حیثیت رکھتا ھے ۔ کتب سیرت و حــدیث حیــات طیبــہ کے اســی پہلو کی تفصیلات سے بھری پڑی ھیں ۔ اس وقت صــرف ایک دو حــدیثیں پیش خــدمت ھیں ۔ تاکہ آپ کی طرز زندگی کی جھلک دیکھ ســکیں ۔

عن عائشہ قالت ما شبع آل محمد منذ قــدم المدینہ من طعام بثلاث لیال تباعاً حتی قبض ۔ (۲۸)

حضرت عائشہ فرماتی ھیں کہ آپ جب سے مدینہ تشریف لائے ، آل محمد نے سیر ھو کر متواتر تین راتیں کھانا نہیں کھایا حتی کہ آپ اس دنیا سے تشریف لے گئے ۔

عن عائشہ قالت کان یاتی علینا الشھر مــانوقد فیہ ناراً انما ھو التمــر والماء الا ان نوتی باللحم (۲۹)

حضرت عائشہ فرماتی ھیں کہ ھم پر ایسے مہینے بھی گذرے کہ ھم نے اس میں آگ تک نہ جلائی ، صرف کھجور اور پانی پر گذر ھوئی سوائے اسکے کہ ھمیں گوشت مہیا ھوتا ۔

آپ نے اپنے خاندان والوں کے لئے صدقہ حرام قرار دیا تھا (۳۰) ۔ صرف ھدیہ قبــول فرماتے ۔ لیکن ھــدیہ کے بارے میں بھی رویہ یہ تھا کہ ھــدایا باھمــی طــور پر ھوں ۔ آپ کا ارشاد ھے ۔

” تھادوا فــان الھدیۃ تذھب الضغائن (۳۱) ، “

باھم ایک دوسرے کو ھدیہ بھیجو کیونکہ یہ دلوں کے بغض دور کرتا ھے ۔

یہ معیار اگرچہ پیغمبرانہ زندگی کا اونچا نمونہ جس پر پورا اترنا ھر ایک کے بس کی بات نہ ھو لیکن یہ تو ھو ســکتا ھے کہ حب دنیا اور ھوس زر کے نتیجے

میں حلال و حرام کی تمیز مٹا دینے والی سرگرمیاں رک جائیں ۔

معاشی جدوجہد کی پاکیزگی میں مثبت طور پر جو کہ چیز اہم کردار ادا کرتی ہے وہ رزق حلال کی طلب اور اسکے حصول کی کوشش ہے ۔ رسول اللہ رزق حلال کی برکات اور اسکی ضرورت و اہمیت کو جس طرح بیان فرمایا وہ معاشی جدوجہد کی پاکیزگی میں اساسی حیثیت رکھتی ہیں ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح کے افراد تیار کرنا چاہتے تھے وہ اخلاقی مزاج اور احساس کے حامل ہوں اور جو معاشرہ تشکیل دینا چاہتے تھے وہ اللہ کے لئے اخلاص اور مخلوق کے لئے جذبہ خدمت پر مستحکم ہو ۔ ان مقاصد کا حصول رزق حلال کے بغیر ممکن نہیں ، یہی وجہ ہے کہ کتب حدیث میں رزق حلال (۳۲) کی اہمیت و فضیلت میں آپ کے کئی ارشادات موجود ہیں ۔ مثلاً

عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ ۔ ان اللہ طیب لا یقبل الا طیباً و ان اللہ امر المومنین بما امر بہ المرسلین ۔ فقال یا یہا الرسل کلو ا من الطیبات و اعملوا صالحا ۔ و قال اللہ یایہا الذین آمنو کلوا من طیبات مارزقنکم ثم ذکر الرجل یطیل السفراشعث اغبر ۔ یمدیدیہ الی السماء یا رب ومطعمہ حرام و مشربہ حرام و ملبسہ حرام و غذی بالحرام فانی یستجاب لذلک (رواہ مسلم) (۳۳) ۔

ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالی پاک ہے اور پاک چیزوں ہی کو قبول کرتا ہے اور خداوند تعالی نے مومنوں کو بھی اسی چیز کا حکم دیا ہے جس کا حکم اپنے رسولوں کو دیا ہے ۔ چنانچہ فرمایا اے پیغمبرو ۔ پاک چیزیں کھاؤ اور نیک کام کرو اور فرمایا اے ایمان والو پاکیزہ چیزیں جو ہم نے دی ہیں کھاؤ ۔ پھر آپ نے اس شخص کا تذکرہ کیا جو طویل سفر کرتا ہے ۔ پر اگندہ حال اور غبار آلودہ اپنے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھاتا ہے اور کہتا ہے ۔ اے پروردگار ۔ مجھے یہ دے وہ دے حالانکہ اس کا کھانا حرام ، اس کا پینا حرام ، اس کا لباس حرام اور حرام ہی میں اسکی پرورش ہوئی پھر کیونکر اسکی دعا قبول کی جائے ۔

عن ابی بکر ان رسول اللہ قال لا یدخل الجنۃ جسد غذی بالحرام (۳۴)

حضرت ابو بکر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس بدن نے حرام مال سے پرورش حاصل کی ہے وہ جنت میں داخل نہ ہو گا ۔

عن عبداللہ بن مسعود عن رسول اللہ قال لا یکسب عبدا مالاً فیصدق منہ فیتقبل منہ ولاینفق منہ تبارک لہ فیہ ولایترک خلف ظھرہ الا کان زادہ الی النار ان اللہ لایمحو السئ بالسی ولکن یمحوا لسئی بالحسن ان الخبیث لا یمحوہ الخبیث ۔ (۳۵) ۔

عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو بندہ حرام مال کمائے اور صدقہ کرے وہ اس سے قبول نہیں کیا جائے گا ۔ اسی طرح وہ خرچ کرے تو اس میں برکت نہیں ہو گی اور جو کچھ حرام مال مرنے کے بعد چھوڑ جائے وہ اس کے لئے دوزخ کا توشہ ہو گا ۔ اللہ تعالی برائی سے برائی کو دور نہیں کرتا بلکہ برائی کو بھلائی سے دور کرتا ہے ناپاک مال ناپاکی کو دور نہیں کرتا ۔

عن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ الحلال بین والحرام بین وبینھما مشتبہات لا یعلمھن کثیر من الناس فمن اتقی الشبھات استبرأ لدینہ و عرضہ ومن وقع فی الشبھات وقع فی الحرام کا الراعی یری حول الحمی یوشک ان یوقع فیہ الا وان لکل ملک حمیً ألا وان حمی اللہ محارمہ ألا وان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وھی القلب ۔ (۳٦)

نعمان بن بشیر کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر اور دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں جنہیں بہت لوگ جانتے نہیں ۔ جو شخص مشتبہ چیزوں سے بچا اس نے اپنا دین بچا لیا اور اپنی آبرو کو محفوظ رکھا ، اور جو شخص مشتبہ چیزوں میں مبتلا ہوا وہ حرام میں پڑا ، اسکی کیفیت اس چرواہے کی سی ہے جو چراگاہ کے کنارے اپنے جانوروں کو چرائے اور ہر وقت اس کا خطرہ رہے کہ کوئی جانور کھیت میں گھس جائے ۔ خبردار کہ ہر بادشاہ کی ایک حد مقرر ہے اور خدا کی حد حرام چیزیں ہیں آگاہ رہو کہ انسان کے جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب تک یہ ٹھیک رہتا ہے سارا بدن ٹھیک رہتا ہے اور جب وہ خراب ہو جاتا

ہے تو سارا بدن خراب ہو جاتا ہے آگاہ رہو وہ دل ہے ۔

قرآن و سنت میں حلال و حرام اور پاک و ناپاک کے متعلق تفصیلی ہدایات آئی ہیں اور تقریباً ان تمام امور کا احصا کیا گیا ہے جو کسی نہ کسی طرح انسان کی معاشی جدوجہد کا نتیجہ بنتے ہیں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی معاشرے کی معاشی جدوجہد کو وہ حدوقیود عطا کیں جن سے پوری سرگرمی پاکیزہ اور طیب رہتی ہے ۔ کیونکہ اسی سے عبادت موثر ہوتی ہے اور اسی سے انسان کا اخلاقی و روحانی مزاج مستحکم ہوتا ہے ۔ معاشی جدوجہد کی پاکیزگی نہ صرف پورے نظام معیشت کو آلائیشوں سے پاک رکھتی ہے بلکہ پوری انفرادی و اجتماعی زندگی کو محمدی سیرت کے سانچے میں ڈھال دیتی ہے ۔ غیر اسلامی معاشروں نے جو معاشی احکام و نظامات اپنائے ہیں ان کے باعث پوری انسانیت ظلم و استحصال کا شکار ہے اور چند افراد ابنائے آدم کا شکار کر رہے ہیں ۔ اگر امت مسلمہ معاشی جدوجہد کی پاکیزگی کے تصور کو معاشی نظام کی اساس کے طور پر تسلیم کر کے زندگی بسر کرے اور خدا دشمن نظاموں کی پیروی سے اجتناب کرے تو عجب نہیں کہ اللہ تعالی اس امت کو زمین و آسمان کی تمام برکات سے نوازے ۔

حوالہ جات

١ ۔ القرآن ، ٢٠ ۔ ١٣١ ،
٢ ۔ تفہیم القرآن ، ٣ ۔ ١٣٩
٣ ۔ القرآن ۔ ٢٣ : ٣٨ ۔
۴ ۔ ایضاً ، ٢٨ ، ٨٢
۵ ۔ تفہیم القرآن ، ٣ ، ٣١٠ ۔ ٦٦٣
٦ ۔ زرقانی شرح مواہب ، ١ : ٩٩ ۔ ابن سعد ، ١ : ٨٢
٧ ۔ نور النبراس بحوالہ سیرہ النبی ١ : ١٩٨
٨ ۔ ابن سعد ، ١ : ١٣۵ ، مواہب لدنیہ ، ١ : ١٩۵ روض الانف ، ١ : ١١٨ .
٩ ۔ ایضاً
١٠ ۔ مشکاۃ ، کتاب الزکوۃ فمن لایحل لہ المسائلہ ، ١٦٢ ، اسی مضمون کی اور روایات بھی منقول ہیں ،

۱۱ ۔ ایضاً ، ۱٦۳

۱۲ ۔ اسی سلسلے میں مندرجہ ذیل آیات پیش نظر رہنی چاھئیں ۔

قل من حرم زینة الله التی اخرج لعباده والطیبات من الرزق (الاعراف : ۳۲)

اے نبی ان سے پوچھو ، کس نے حرام کر دیا اللہ کی اس زینت کو جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی ھے ۔

کلوا واشربوا ولا تسرفوا انه لا یحب المسرفین ۔ (الاعراف ، ۳۱)

کھاؤ پیو اور حد سے نہ گذرو ، اللہ تعالی حد سے گذرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

ورھبانیة ابتدعوھا ما کتبنا ھا علیھم الا ابتغاء رضوان الله فما رعو ھا حق رعایتھا ۔ (الحدید ۲۷) ۔

اور رھبانیت انھوں نے (یعنی عیسی ابن مریم) کے پیروؤں نے خود ایجاد کر لی ھم نے وہ ان پر نہیں لکھی تھی ، مگر صرف اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوششیں (ان پر لازم کی تھیں) پس انھوں نے اس کا لحاظ نہ کیا جیسا کہ اس کا حق تھا ۔

۱۳ ۔ مشکاة ابوداؤد ، کتاب الادب ، باب فی کراھیة المراء ۳ ، ۳۱۰ ۔

۱۴ ۔ ایضاً ۔

۱۵ ۔ ابن سعد ، ۱ ، ۱۳٦ ۔ ، ابن ھشام ، ۱ : ۲۰۹ ، ۔

۱٦ ۔ مسند احمد ، حدیث نمبر ۱۳۵ ۔ ، مشکاة کتاب الایمان ، ۱ : ۱۷ ۔

۱۷ ۔ القرآن ۴ : ۲۹

۱۸ ۔ القرآن ، ۲ ، ۱۸۸ ،

۱۹ ۔ روح المعانی ، ۲ ، ٦۰ ، ۔

۲۰ ۔ مشکاة کتاب البیوع فی الکسب الحلال ، ۲۳۱ ،

۲۱ ۔ ایضاً .

۲۲ ۔ ایضاً

۲۳ ۔ مشکاة ، کتاب الصلوة ، باب المساجد و مواضع الصلوة ، ۱ : ۲۲۰ ۔

۲۴ ۔ ایضاً ، کتاب البیوع ، باب المساھلة فی المعاملة ، ۲۴۳

۲۵ ۔ ایضاً باب الاحتکار ، ۲۰۰ ، ۔

۲٦ ۔ ایضاً ۔

۲۷ ۔ القرآن ، التوبه ، ۳۳ ۔ ۳۵

۲۸ ۔ بخاری ، کتاب الرقاق ، باب کیف کان عیش النبی ، ۳ : ۸۷ ۔

۲۹ ۔ ایضاً

۳۰ ۔ ایضاً ، کتاب الصدقه ، باب مایذکر فی صدقة النبی ، ۵۵۷ ،

۳۱ ۔ مشکاة ، باب العطایا ، ۲۱٦ ۔

۳۲ ـ اس موضوع پر قرآن پاک کی مندرجہ ذیل آیات بھی لائق توجہ ھیں ـ
وکلوا مما رزقکم اللہ حلالاً طیباً واتقواللہ الذی انتم بہ مومنون ـ (مائد ـ ۸۸)
یایھا الذین آمنو اکلوا من طیبات ما رزقناکم (البقرہ ـ ۱۷۲)
فکلوا مما غنمتم حلالاً طیباً (انفال ـ ٦۹)
یا ایھا الرسل کلوا من الطیبات و اعمــلوا صالحا انی بماتعملون بہ علیم (المؤمنون)
اور اللہ کے دئے میں سے ستھری اور حلال چیزیں کھاؤ ، اور اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ھو ـ
اے مومنو : پاک چیزوں میں سے جــو ھم نے تم کو دی ھیں
اور جو تم مال غنیمت لائے ھو اس میں سے حلال طیب کھاؤ ـ
اے پیغمبرو : پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو ، جو تم کرتے ھو وہ میں جانتا ھوں ـ
۳۳ ـ مشکاۃ ، کتاب البیوع فی الکسب و طلب الحلال ، ۲۴۱ ،
۳۴ ـ ایضاً ، ـ
۳۵ ـ مشکاۃ کتاب البیوع باب فی الکسب و طلب الحلال ، ۲۴۱
۳٦ ـ ایضاً ، ۲۴۳ ـ